رافضیوں کی مذمت کی پیش گوئی پر موجود احادیث پر زبیر علی زئی کی تحقیق

اکثر فسادی ملا یہ حدیثیں شیعہ کے خلاف پیش کرتے ہیں اور سادہ لوسنیوں کو بے وقوف بناتے ہیں اور شیعیوں کے خلاف نفرت پیدا کرتے ہیں اس لئے ہم آپ سب کے سامنے ایک سلفی عالم زبیر علی زائی کی تحقیق پیش کر رہے ہیں اور کتاب کے اصل صحات کے سکین پیجز لگا رہے ہیں تا کہ کسی قسم کا کوئی شک باقی نہ رہ جائے۔ یہ تحقیق اس کی کتاب فتویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام مکتبہ اسلامیہ سال 2009 صفحہ نمبر 139 تا 148 میں موجود ہے

زبیر علی زائی سے جو سوال کیا جاتا ہے وہ صفحہ صفحہ 139 پر موجود ہے اس کو نیچے دیئے گئے سکین پیج میں آپ پڑھ سکتے ہیں

پہلی روایت

اس کو ابن حبان کی المجروحین، ۱/۱۸۷؛ میں ہے، اور ابن حبان نے اسے باطل کہا ہے

ذہبی نے اس روایت کو سخت منکر قرار دیا (میزان الاعتدال، ۱/۳۲)

پہلی روایت ابن حبان کی المجروحین، ۱/۱۸۷؛ میں ہے، اور ابن حبان نے اسے باطل کہا ہے

ذہبی نے اس روایت کو سخت منکر قرار دیا (میزان الاعتدال، ۱/۳۲)

اس کے راوی بشیر القصیر کے متعلق ابن حبان نے کہا کہ یہ سخت منکر الحدیث ہے (المجروحین، ص ۱۸۷)

دوسری روایت

یہ مسند احمد، ۱/۱۰۳، حدیث ۸۰۸ ہے، زبیر علی زئی نے سند کو ضعیف کہا ہے کیونکہ ابو عقیل یحیی ابن متوکل اور کثیر ابن اسماعیل النواء ضعیف ہیں

نیز حافظ ابن جوزی نے کہا کہ یہ حدیث رسول اللہ سے صحیح نہیں ہے (العلل المتناہیہ، ۱/۱۵۷ حدیث ۲۵۲)

تیسری روایت

یہ مسند عبد ابن حمید اور المسند الجامع سے ہے، اور حافظ صاحب نے اس کے راویان عمران بن زید اور حجاج بن تمیم کے متعلق کہا کہ یہ ضعیف ہیں

چوتھی روایت

حلیۃ الاولیا، تاریخ بغداد اور العلل المتناہیہ سے ہے۔ حافظ صاحب کو بقول یہ روایت باطل و مردود ہے کیونکہ سوار بن مصعب الہمدانی پر شدید جرح ہے اور اسے منکر الحدیث بھی کہا گیا

اسی طرح جمیع بن عمیر بھی ضعیف ہے، اور عصام بن حکم مجہول ہے

پانچویں روایت

یہ المجروحین ابن حبان، العلل المتناہیہ، مسند ابو یعلی، تاریخ دمشق ابن عساکر، موضع اوہام الجمع والتفریق خطیب سے ہے حافظ صاحب نے اس سند کو بھی ضیعف اور باطل کہا کیونکہ اس کا راوی تلید بن سلیمان پر شدید جرح ہے، اور یحیی ابن معین نے اسے کذاب کہا ہے؛ اور اس پر لعنت کی ہے

اس موقع پر حافظ صاحب نے اس بات کی نشاندہی بھی کی کہ مسند ابو یعلی میں غلطی ہے کہ ابوادریس، جو کہ تلید ہے؛ اس کی جگہ پر ابن ادریس لکھا ہے۔ اور انہوں نے اس کو واضح کیا کہ مسند ابو یعلی کے محقق، ارشاد الحق اثری نے اس کو بیان کیا ہے، تاہم حسین درانی نے غلطی کی ہے

چھٹی حدیث

یہ معجم کبیر طبرانی، حلیۃ الاولیا، مسند ابو یعلی، السنۃ ابن ابی عاصم؛ سے ہے، اس کو بھی زبیر زائی نے ضعیف کہا کیونکہ حجاج بن تمیم ضعیف ہے، اور اس مقام پر انہوں نے ہیثمی کا اس روایت کو حسن سند کہنے کا بھی تعاقب کیا، کہ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ راوی ضعیف ہے

ساتویں روایت

یہ تاریخ بغداد اور معجم اوسط طبرانی سے ہے، اس کو بھی حافظ صاحب نے سخت ضعیف، باطل و مردود قرار دیا کیونکہ اس میں فضل بن غانم اور عطیہ عوفی ہیں، نیز سوار بن مصعب ہیں جن کے بارے میں چوتھی روایت میں بات ہو چکی ہے

آٹھویں روایت

یہ السنۃ ابن ابی عاصم سے ہے، اور حافظ صاحب کے مطابق یہ محمد بن اسعد تغلبی کی وجہ سے ضعیف ہے

نویں روایت

یہ بھی السنۃ ابن ابی عاصم سے ہے، اور اس کو بھی انہوں نے سخت ضعیف و مردود قرار دیا کیونکہ بکر بن خنیس ضعیف اور سوار منکر الحدیث ہے

آخر میں فرماتے ہیں

خلاصۃ الجواب: سوال میں بیان کردہ روایت بے اصل و باطل ہے

اس کے بعد سوال میں کی گئی دوسری، تیسری اور چوتھی روایت کا جواب دیا گیا ہے جن کے جواب نیچے دئے گئے سکین پیج میں پڑھیں

نتیجہ :

کوئی بھی ایسی کوئی صحیح روایت موجود نہیں ہے جس میں صحابہ پر تبرہ کرنے والے رافضیوں کی پیش گوئی کی گئی ہو اور ان سے بیزاری کا حکم دیا گیا ہو

Shia Ahle Haq Hain

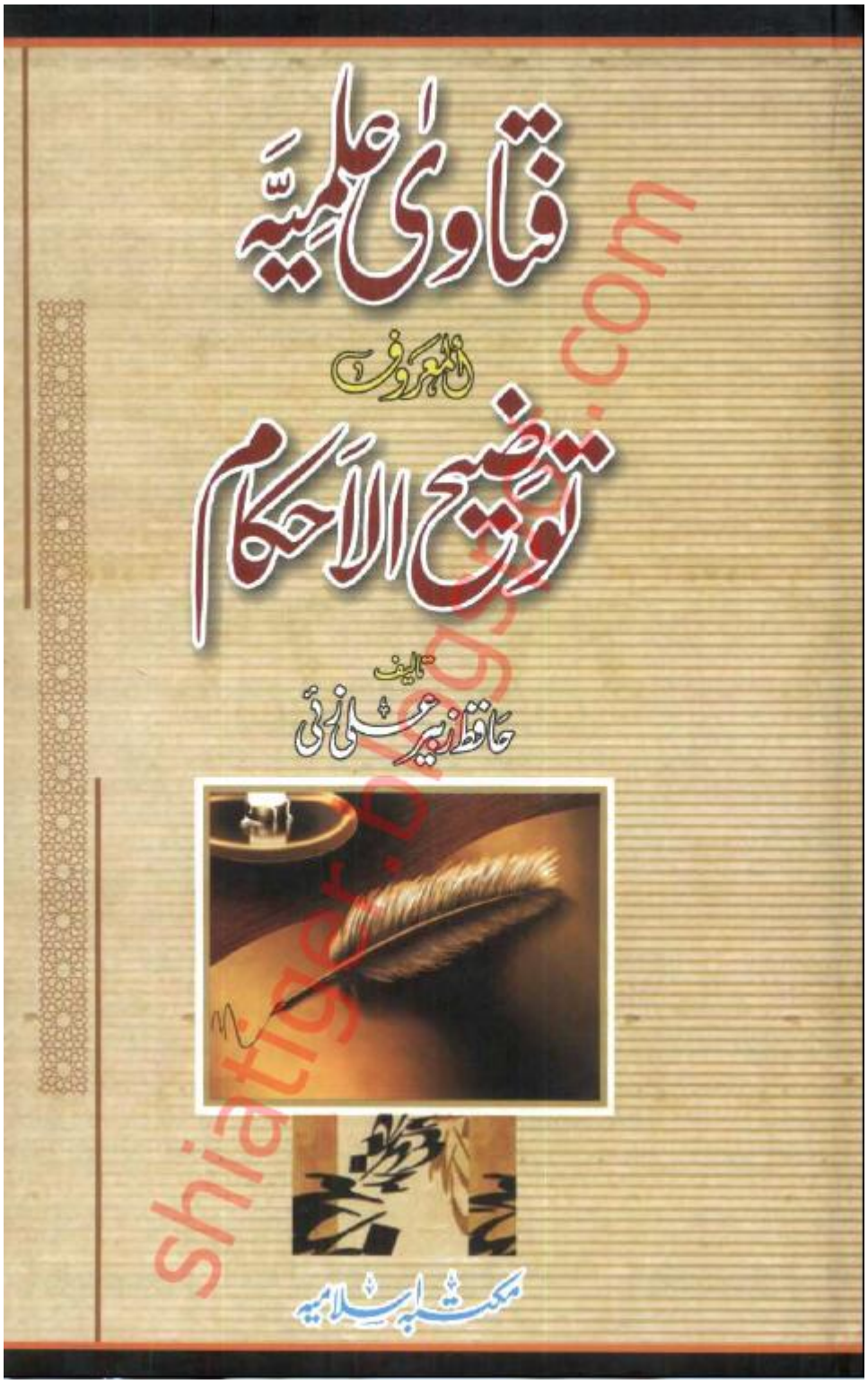

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

دیکھئے میری کتاب " القول المتین فی الجھر بالتأمین " (ص ۷۳) وسیر اعلام النبلاء (۲۰۶/۱۴) والعبر فی خبر من غبر (۱۲۲/۲) [الحدیث:۵]

رافضیت سے متعلق چند روایات کی تحقیق

سوال مختلف علماء سے درج ذیل احادیث سنی ہیں، لیکن علماء نے ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ اور یہ علماء اب فوت ہو چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر ان احادیث کی تخریج سے آگاہ کریں اور یہ بھی واضح کریں کہ یہ احادیث صحیح ہیں یا نہیں؟ احادیث درج ذیل ہیں: (مفہوم)

۱: " آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جس کا نام رافضی ہوگا، میرے صحابہؓ پر وہ تبرا کریں گے، ان میں سے کوئی بیمار ہو جائے تو پوچھنے مت، مرجائے جنازہ مت پڑھئے، تمھارا مرجائے اپنے جنازے میں انھیں شریک نہ کیجئے"

۲: جب فتنے اور بدعات عام ہو جائیں اور صحابہؓ پر تبرا کیا جائے تو عالم کو چاہئے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے"

۳: رسول پاکؐ نے حضرت عمر کو کہا: اے عمر حق بات کہہ خواہ لوگوں کے دل پر وہ بری گزرے"

۴: جس قوم میں ابوبکر صدیقؓ موجود ہوں کسی اور کیلئے جائز نہیں کہ وہ امامت کرائے۔

(عبداللہ طاہر، اسلام آباد)

الجواب رافضی اس شخص کو کہتے ہیں جو "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت اور کردار کشی کو جائز سمجھتا ہے" (القاموس الوحید ص ۶۴۸)

حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

" ومن أبغض الشيخين واعتقد صحة إما متهما فهو رافضي مقيت ومن سبهما و اعتقد أنهما ليسا بإمامي هدى فهو من غلاة الرافضة " جو شخص شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) سے بغض رکھے اور انھیں خلیفۂ برحق بھی سمجھے تو یہ شخص رافضی، قابلِ نفرت ہے اور جو شخص انھیں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو) خلیفۂ برحق بھی نہ سمجھے اور بُرا کہے تو یہ شخص غالی

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

رافضیوں میں سے ہے۔ (سیر اعلام النبلاء: ۱۶/۴۵۸ ترجمۃ الدارقطنی رحمہ اللہ)

حافظ ابن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فمن قدمه على أبي بكر و عمر فهو غالٍ في تشيعه ويطلق عليه رافضي" جو شخص (سیدنا) علی کو (سیدنا) ابوبکر و (سیدنا) عمر پر (افضلیت میں) مقدم کر دے تو وہ شخص غالی شیعہ ہے اور اس پر رافضی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۴۵۹)

اثنا عشری جعفری فرقہ، رافضی فرقہ ہے۔

دلیل نمبر ۱: غلام حسین نجفی رافضی نے اپنی کتاب "جاگیر فدک" میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ "جناب ابوبکر اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں" (ص ۵۰۹)

اس نجفی بیان میں صدیق اکبر کو مرزا غلام احمد قادیانی کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ (العیاذ باللہ)

دلیل نمبر ۲: محمد الرضی الرضوی الرافضی کہتا ہے:

"أما برائتنا من الشيخين فذاك من ضرورة ديننا ..... "إلخ

اور شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ناقل) سے برأت (تبرا) کرنا ہمارے دین کی ضرورت میں سے ہے۔ (کذبوا علی الشیعہ: ص ۴۹)

روافض کے بارے میں مروی شدہ مرفوع احادیث کی تحقیق درج ذیل ہے۔

۱: بشر بن عبدالله عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال: وأنه سيكون في آخر الزمان قوم يبغضونهم فلا تواكلوهم ولا تشاركوهم ولا تصلوا عليهم و لا تصلوا معهم ..... وهذا خبر باطل لا أصل له"

آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو ان (ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم) سے بغض رکھیں گے، تم ان کے ساتھ نہ کھانا کھاؤ، نہ شریک کرو، نہ ان کا جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ (مل کر) نماز پڑھو..... یہ روایت باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/۱۸۷)

حافظ ذہبی نے اس روایت کو سخت منکر قرار دیا۔ (میزان الاعتدال ۱/۳۲۲)

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

بشر القصیر کے بارے میں امام ابن حبان نے کہا: "منکر الحدیث جدًا" یہ سخت منکر حدیثیں بیان کرنے والا ہے۔ (المجروحین: ص ۱۸۷)

۲: "أبو عقيل يحي بن المتوكل عن كثير النواء عن إبراهيم بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب عن أبيه عن جده قال قال علي بن أبي طالب: قال رسول اللّٰه ﷺ: يظهر في آخر الزمان قوم يسمون الرافضة، يرفضون الإسلام" آخری زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جس کا نام رافضی ہوگا، یہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔ (مسند احمد ۱/۱۰۳ ح ۸۰۸، روایۃ عبداللہ بن احمد عن غیر ابیہ)

یہ روایت بلحاظِ سند ضعیف ہے۔
ابوعقیل یحییٰ بن المتوکل ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: ۷۲۳۳)
کثیر بن اسماعیل النواء ضعیف ہے۔ (التقریب: ۵۶۰۵)
حافظ ابن الجوزی نے فرمایا: "هذا حديث لا يصح عن رسول اللّٰه ﷺ"
یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح (ثابت) نہیں ہے۔ (العلل المتناہیہ ۱/۱۵۷ ح ۲۵۲)

۳: "عمران بن زيد: ثنا الحجاج بن تميم عن ميمون بن مهران عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰه ﷺ: يكون في آخر الزمان قوم ينبزون الرافضة، يرفضون الإسلام ويلفظونه اقتلوهم فإنهم مشركون"
آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جسے رافضی کہا جائے گا یہ اسلام کو اتار پھینکیں گے، انھیں قتل کر دو کیوں کہ یہ مشرک ہیں۔

(مسند عبد بن حمید: ۶۹۸، دوسرا نسخہ: ۶۹۷، والمسند الجامع ۹/۵۹۶ ح ۷۰۸۲ واللفظ لہ)

یہ روایت ضعیف ہے، عمران بن زید: لین (یعنی ضعیف) ہے۔ (التقریب: ۵۱۵۶)
حجاج بن تمیم: ضعیف ہے۔ (التقریب: ۱۱۲۰)

تنبیہ: ان راویوں پر محدثین کرام کی جرح تفصیلاً تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب اور میزان الاعتدال وغیرہ میں موجود ہے۔ تقریب کا حوالہ بطورِ اختصار اور بطورِ خلاصہ و اعدل

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

الاقوال دیا جاتا ہے۔والحمدللہ

۴: ''عصام بن الحكم العكبرى :نا جميع بن عمير البصري: ثنا سوار الهمداني عن محمد بن جحادة عن الشعبي عن علي قال قال: رسول اللّٰه ﷺ : إنك وشيعتك فى الجنة وسيأتي قوم (لهم نبز) يقال لهم الرافضة ، فإذا لقيمتوهم فاقتلوهم فإنهم مشركون '' (اے علی!) تم اور تمھارے شیعہ، جنت میں جائیں گے اور ایک قوم آئے گی جن کا لقب رافضی ہوگا، جب تم انھیں ملو تو انھیں قتل کرو، کیونکہ یہ مشرک ہیں ۔ (حلیۃ الاولیاء ۳۲۹/۴ وتاریخ بغداد مختصراً ۲۸۹/۱۲ ت ۶۷۳۱، والعلل المتناھیۃ ۱۵۸/۱ ح ۲۵۴ واللفظ لہ)

یہ روایت باطل ومردود ہے، سوار بن مصعب الہمدانی: منکر الحدیث (منکر حدیثیں بیان کرنے والا) ہے۔ (کتاب الضعفاء للامام البخاری تحقیقی: ۱۵۸)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وقد رأيته وليس بشيْ ، كان يجيئنا إلى منزلنا'' میں نے اسے دیکھا ہے، یہ کچھ چیز نہیں ہے، یہ ہمارے ڈیرے پر آتا تھا۔

(تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری: ۲۰۶۸)

اس پر شدید جروح کے لئے دیکھئے لسان المیزان (۱۲۸/۳، ۱۲۹ ت ۳۰۵۸)

جمیع بن عمیر البصری: ضعیف ہے۔ (التقریب: ۹۶۷)

عصام بن الحکم کی توثیق نامعلوم ہے۔

تنبیہ: جمیع بن عمیر کو جمیع بن عمر بھی کہا جاتا ہے۔

۵: ''تليد بن سليمان أبو إدريس المحاربي عن أبي الحجاف داود بن أبي عوف عن محمد بن عمرو الهاشمي عن زينب بنت علي عن فاطمة بنت رسول اللّٰه ﷺ قالت :نظر النبي ﷺ إلى علي فقال :هذا فى الجنة وإن من شيعته قوم يعطون الإسلام فليفظونه ، لهم نبز يسمون الرافضة فمن لقيهم فليقتلهم فإنهم مشركون ''

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

نبی ﷺ نے علی (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہ جنتی ہے اور اس کے شیعہ میں سے ایک قوم (ایسی) ہوگی جنھیں اسلام دیا جائے گا تو وہ اسلام کو پھینک دیں گے، ان کا (صفاتی) نام رافضی ہوگا، جو شخص انھیں پائے تو قتل کر دے کیونکہ یہ مشرک ہیں۔

(کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/۲۰۵ واللفظ لہ، العلل المتناہیۃ: ۱/۱۵۹ ح: ۲۵۵ ومسند ابی یعلیٰ بتحقیق الشیخ الاثری ۶/۱۶۵ ح ۶۷۱۶ وتحقیق حسین سلیم اسد ۱۲/۱۱۶، ۱۱۷ ح ۶۷۴۹، نسخہ مخطوطہ ص ۱۳۵، تاریخ دمشق لابن عساکر ۴۳/۱۳۰، موضح اوھام الجمع والتفریق للخطیب ۱/۴۳)

یہ روایت سخت ضعیف اور باطل ہے۔ تلید بن سلیمان پر جمہور محدثین نے شدید جرح کی ہے لہٰذا بعض محدثین کی توثیق مردود ہے۔

امام یحییٰ بن معین (متوفی ۲۳۳ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تلید کذاب، کان یشتم عثمان، وکل من یشتم عثمان أو طلحة أو أحدًا من أصحاب النبي ﷺ، دجال لا یکتب عنه وعلیه لعنة اللّٰه والملائکة والناس أجمعین''

تلید کذاب ہے، عثمان (رضی اللہ عنہ) کو گالیاں دیتا تھا۔ اور ہر وہ شخص جو عثمان یا طلحہ یا نبی ﷺ کے کسی ایک صحابی (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو گالی دے تو وہ شخص دجال ہے، اس سے (کچھ بھی) نہ لکھا جائے اور ایسے شخص پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

(تاریخ ابن معین: روایۃ الدوری: ۲۶۷۰)

تنبیہ (۱): مسند ابی یعلیٰ میں قدیم زمانے سے یہ غلطی چلی آ رہی ہے کہ ابوادریس (تلید بن سلیمان) کے بجائے ابن ادریس لکھا ہوا ہے جو کہ یقیناً غلط ہے۔

حافظ الشام ابن عساکر، مسند ابی یعلیٰ کے نسخے کی غلطی پر تنبیہ فرماتے ہیں:

''کذا قال وإنما هو أبو إدریس وهو تلید بن سلیمان''

راوی نے اسی طرح کہا ہے (!) حالانکہ یہ راوی (صرف اور صرف) ابوادریس تلید بن سلیمان ہے۔ (تاریخ دمشق ۴۳/۱۳۱)

محقق جلیل القدر مولانا ارشاد الحق اثری نے بھی اس قدیم غلطی کی نشاندہی کر کے لکھ دیا ہے

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

کہ ابن ادریس مصحف (تصحیف شدہ) ہے۔ (مسند ابی یعلی ۶/۱۶۵ ح ۶۷۱۶ حاشیہ)

حسین سلیم اسد نے لکھا ہے:

" إسناده صحيح إن كانت زينب سمعت من أمها وإلا فهو منقطع "

یعنی اس کی سند صحیح ہے، اگر زینب نے اپنی ماں (فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے سنا ہے ورنہ منقطع ہے۔

(مسند ابی یعلی ۱۲/۱۱۷ ح ۶۷۵۰ حاشیہ ۴)

ابوادریس (تلید) کی سند کو ابن ادریس (عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ) سمجھ کر اس روایت کو صحیح قرار دینا حسین الدارانی جیسے لوگوں کا ہی کام ہے۔

تنبیہ (۲): ابوالحجاف داود بن ابی عوف کا ذکر تلید ابوادریس کے استادوں میں تو موجود ہے۔ (دیکھئے تہذیب الکمال وغیرہ)

لیکن عبداللہ بن ادریس کے استادوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ تلید ابوادریس کی بیان کردہ یہ روایت باطل ہے، اس کے بارے میں امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " هذا لا يصح عن رسول الله ﷺ "

یہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح (ثابت) نہیں ہے۔ (العلل المتناہیہ ۱/۱۵۹ ح ۲۵۵)

۶: " حجاج بن تميم عن ميمون بن مهران عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال : يا علي سيكون في أمتي قوم ينتحلون حبنا أهل البيت لهم نبز يسمون الرافضة فاقتلوهم فانهم مشركون " اے علی (بن ابی طالب، رضی اللہ عنہ) عنقریب میری امت میں سے ایک قوم ہوگی جو ہمارے اہلِ بیت کی محبت کا دعویٰ کرے گی، ان لوگوں کا لقب رافضی ہوگا، پس انھیں قتل کرو یہ مشرک ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۴۲ ح ۱۳۹۹۸ وحلیۃ الاولیاء ۴/۹۵، مسند ابی یعلی ۴/۴۵۹ ح ۲۵۸۶ والسنۃ لابن ابی عاصم ح ۹۸۱)

یہ روایت ضعیف ہے، حجاج بن تمیم: ضعیف ہے جیسا کہ روایت ۳ کی تحقیق میں گزر چکا ہے۔ اس ضعیف راوی کے باوجود علامہ ہیثمی لکھتے ہیں:

" وإسناده حسن " اور اس کی سند حسن ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۲۲)

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

ہیثمی کا یہ قول جمہور محدثین کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

۷: '' الفضل بن غانم :حدثنا سوار بن مصعب عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري عن أم سلمة عن النبي ﷺ قال :أنت وأصحابك في الجنة ، أنت وشيعتك في الجنّة ، إلا أن ممن يحبك قومًا يضفرون الإسلام بألسنتهم ، يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم ، لهم نبز يسمون الرافضة ، فإذا لقيتهم فجاهد هم فإنهم مشركون ، قال :قلت : يا رسول الله ﷺ! ما علامة ذلك فيهم ؟ قال :يتركون الجمعة والجماعة ، ويطعنون في السلف الأول ''

(اے علی) تم اور تمھارے ساتھی جنتی ہیں، تم اور تمھارے شیعہ جنتی ہیں، سوائے اس کے کہ ایک قوم تجھ سے محبت (کا دعویٰ) کرے گی، یہ اسلام کا زبانی دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ان کا لقب رافضی ہوگا، جب تم انھیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو کیونکہ یہ مشرک ہیں۔ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جمعہ اور جماعت ترک کر دیں گے اور سلف اول (یعنی صحابہ) پر طعن کریں گے۔

(تاریخ بغداد للخطیب: ۱۳/۳۵۸ ت ۷۲۹۰ الأوسط للطبرانی: ۷/۳۱۵، ۳۱۶ ح ۶۶۰۱)

یہ روایت سخت ضعیف، باطل اور مردود ہے۔

فضل بن غانم کے بارے میں امام ابن معین نے فرمایا: '' ضعيف ليس بشيء ''

یہ ضعیف ہے، کچھ چیز نہیں ہے۔ (سوالات ابن الجنید: ۱۱)

سوار بن مصعب: منکر الحدیث ہے جیسا کہ روایت: ۴ کے تحت گزر چکا ہے۔

عطیہ العوفی کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے کہا: '' ضعيف الحفظ ، مشهور بالتدليس القبيح '' حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے اور گندی تدلیس کرنے کے ساتھ مشہور ہے۔ (طبقات المدلسین بتحقیقی ۴/۱۲۲)

۸: '' أبو سعيد محمد بن أسعد التغلبي :حدثنا عبثر بن القاسم أبو زبيد

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

(عن حصين بن عبدالرحمٰن عن أبي عبدالرحمٰن السلمي عن علي) قال قال: رسول اللّٰه ﷺ :سيأتي بعدى قوم لهم نبز ، يقال لهم الرافضة ، فإذا لقيمتوهم فاقتلوهم فإنهم مشركون ، قلت :يارسول اللّٰه!ما العلامة فيهم ؟ قال: يقرضونك بما ليس فيك ويطعنون على أصحابي ويشتمونهم"

میرے بعد ایک قوم آئے گی جس کا لقب رافضی (رافضہ) ہوگا، جب تم انھیں پاؤ تو انھیں قتل کرو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں (علی رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ان کی (نشانی) کیا ہے؟ فرمایا: تیرے بارے میں ایسی باتیں کہیں گے جو تجھ میں نہیں ہیں اور میرے صحابہ پر طعن و تشنیع کریں گے۔ (کتاب السنہ لابن ابی عاصم:۲/۶۷۲ ح ۹۷۹)

یہ روایت ضعیف ہے، محمد بن اسعد الثعلبی :لین (یعنی ضعیف) ہے۔ (التقریب:۵۷۲۶)

۹: "بكر بن خنيس :حدثنا سوار بن مصعب عن داود بن أبي عوف عن فاطمة بنت علي عن فاطمة الكبرى عن أسماء بنت عميس عن أم سلمة عن رسول اللّٰه ﷺ قال :أبشر يا علي !أنت و أصحابك فى الجنة ، إلا إن ممن يزعم أنه يحبك قوم يرفضون الإسلام ، يلفظونه يقال لهم الرافضة (فإذا أدركتهم فجاهدهم) فإنهم مشركون ، قلت :يا رسول اللّٰه !ما العلامة فيهم ؟ قال :لا يشهدون جمعة ولا جماعة ويطعون على السلف"

اے علی! تجھے خوشخبری ہو، تو اور تیرے ساتھی جنتی ہیں سوائے ان کے جو تیری محبت کے دعویدار ہیں مگر اسلام کو دور پھینکنے والے ہیں، انھیں رافضی کہا جائے گا۔ جب تو انھیں پائے تو ان سے جہاد کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں، میں نے کہا: یارسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: وہ جمعہ کے تارک اور جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھیں گے اور سلف (صالحین، صحابہ) پر طعن کریں گے۔ (کتاب السنہ:۹۸۰)

یہ سند سخت ضعیف اور مردود ہے۔ بکر بن خنیس جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

(دیکھئے تسہیل الحاجۃ فی تحقیق سنن ابن ماجہ:۲۲۹، تحریر تقریب التہذیب:۷۳۹)

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

سوار منکر الحدیث (یعنی سخت ضعیف) ہے۔ جیسا کہ روایت ۴ کے تحت گزر چکا ہے۔

خلاصۃ التحقیق: رافضیوں کا نام لے کر، مذمت والی کوئی روایت بھی صحیح وثابت نہیں ہے، اس مفہوم کی دیگر بے اصل، موضوع اور مردود روایات درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنہ للالکائی (۱۴۵۳/۸ - ۱۴۵۵) معالم التنزیل للبغوی (۲۰۸/۴ آخر سورۃ الفتح) کنز العمال (۳۲۴/۱۱ ح ۳۱۶۳۵، ۳۱۶۳۶)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ثنا وكيع عن شعبة عن أبي التياح عن أبي السوار قال قال علي: ليحبني قوم حتى يدخلوا النّار في حبي وليبغضني قوم حتى يدخلوا النّار في بغضي'' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک قوم (لوگوں کی جماعت) میرے ساتھ (اندھا دھند) محبت کرے گی حتی کہ وہ میری (افراط والی) محبت کی وجہ سے (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگی اور ایک قوم میرے ساتھ بغض کرے گی حتی کہ وہ میرے بغض کی وجہ سے (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگی۔

(کتاب فضائل الصحابہ ۵۶۵/۲ ح ۹۵۲ واسنادہ صحیح، کتاب السنہ لابن ابی عاصم ح ۹۸۳ ون وسندہ صحیح)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

''نا وكيع عن نعيم بن حكيم عن أبي مريم قال: سمعت عليًا يقول: يهلك في رجلان، مفرط غال و مبغض قال'' (سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میرے بارے میں دو (قسم کے) آدمی ہلاک ہو جائیں گے (۱) غالی (اور محبت میں ناجائز) افراط کرنے والا، اور (۲) بغض کرنے والا تہمت باز۔ (فضائل الصحابہ ۵۷۱/۲ ح ۹۶۴ واسنادہ حسن)

چونکہ ان دونوں اقوال کا تعلق غیب سے ہے لہٰذا یہ دونوں مرفوع حکماً ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ باتیں بتائی ہوں گی، لہٰذا رافضی اور غلو کرنے والے شیعہ حضرات دنیا و آخرت دونوں میں رسوا اور ہلاک ہو جائیں گے۔ واللہ من ورائھم محیط

تلخیص الجواب: سوال میں بیان کردہ روایت بے اصل اور باطل ہے۔

[۲] مسند الفردوس للدیلمی میں لکھا ہوا ہے:

shiatiger.blogspot.com

Shia Ahle Haq Hain

"إذا ظهر البدع في أمتي (و شتم أصحابي) فليظهر العالم علمه فإن لم يفعل فعليه لعنة الله" سیدنا ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مرفوعاً مروی ہے کہ: جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا چاہئے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (۱/۳۹۰ ح ۱۲۷۵)

یہ روایت بے سند و بے اصل ہے لہٰذا مردود و باطل ہے، اس مفہوم کی تائید کرنے والی ایک ضعیف و مردود روایت تاریخ دمشق لابن عساکر (۶۲/۵۷) میں ہے۔ اس روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن بن رمل الدمشقی مجہول الحال ہے، شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ (السلسلۃ الضعیفۃ ۱۴/۴ ح ۱۵۰۶)

دیلمی نے اس کی ایک موضوع (من گھڑت) سند بھی بیان کر رکھی ہے۔ (ایضاً ص ۱۵)

خلاصہ: یہ روایت بے اصل و مردود ہے۔

[۳] یہ روایت بے اصل ہے، اس کی کوئی سند مجھے نہیں ملی۔

[۴] سنن ترمذی کی ایک روایت (ح ۳۶۷۳) میں آیا ہے: "لا ینبغي فیهم أبو بکر أن یؤمهم غیره" لوگوں کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اگر ان میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) موجود ہوں تو کوئی دوسرا شخص ان کی امامت کرائے۔

یہ روایت ضعیف ہے، عیسیٰ بن میمون الانصاری ضعیف ہے۔ (التقریب: ۵۳۳۵)

محدث البانی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں "ضعیف جداً" یعنی سخت ضعیف ہے۔ (سنن الترمذی ص ۸۳۴، السلسلۃ الضعیفۃ ۱۰/۳۶۵)

اس کی تائید میں دو مردود اور باطل روایتیں السلسلۃ الصحیحۃ (۱۰/۳۶۶ ح ۸۲۰) میں بطور رد مذکور ہیں۔ محدث ارشاد الحق اثری نے سیوطی (الآلی ۱/۲۹۶) وغیرہ میں کہا ہے کہ یہ روایت شواہد کے لحاظ سے حسن یعنی حسن لغیرہ ہے حالانکہ یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے، اس روایت کے شواہد مردود و باطل ہیں لہٰذا یہ حسن لغیرہ کے درجے تک قطعاً نہیں پہنچتی۔

[نیز ایسی حسن لغیرہ یعنی ضعیف + ضعیف = ضعیف ہی رہتی ہے، یہ قابلِ حجت اور دلیل نہیں

بن سکتی۔] وما علینا إلا البلاغ (۶ جولائی ۲۰۰۴ء) [الحدیث: ۴]

[امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی کتاب: شرح السنۃ؟

shiatiger.blogspot.com